ہفتہ وار رسالہ:279
WEEKLY BOOKLET:279

بیماری کے فضائل

صفحات:17

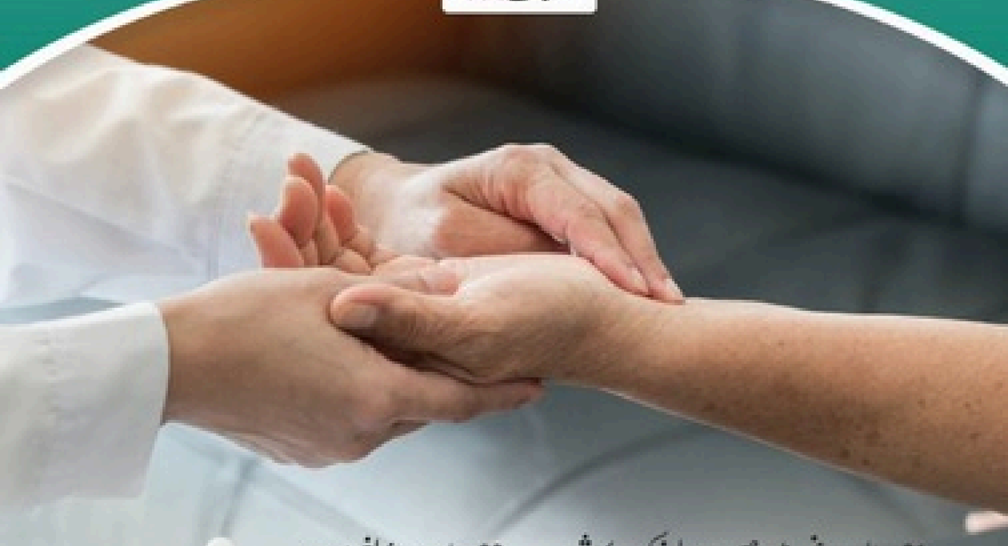

01 حالتِ مرض میں صحت والی نیکیوں کا ثواب
09 بیمار ہوئے بغیر موت
11 سب سے زیادہ موت کی یاد دلانے والی
15 فرعون کے خُدائی کا دعویٰ کرنے کی ایک وجہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بیماری کے فضائل

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھنا چاہیے، کیونکہ مجھ پر دُرود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔

(القول البدیع، ص414، حدیث:45)

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو　　جو حاضری کی تمنا ہے تو دُرود پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حالتِ مرض میں صحت والی نیکیوں کا ثواب

صحابیِ رسول حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسکرائے، ہم نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کس چیز کے سبب مسکرائے؟ اِرشاد فرمایا: بندۂ مومن کے لئے کتنی عجیب بات ہے کہ وہ بیماری میں روتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ اُس کے لئے اِس بیماری کے بدلے میں کیا (یعنی کتنا اجر و ثواب) ہے تو وہ پسند کرتا کہ بیمار ہی رہے یہاں تک کہ اپنے رَب سے ملے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دوبارہ مسکرائے اور اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا، ہم نے عرض کیا: یارسولَ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کس وجہ سے مسکرائے اور اپنا سرِ مبارک آسمان کی طرف اٹھایا؟ ارشاد فرمایا: میں نے دو فرشتوں کو دیکھا جو آسمان سے اُترے اور بندۂ مومن کو اُس کی نماز پڑھنے کی جگہ تلاش کرنے لگے، جب اُس کو نہ پایا تو

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا اللہ پاک! ہم تیرے فلاں بندے کے دن رات کے فلاں فلاں نیک اعمال لکھتے تھے، اب ہم نے اُس کو تیری قید (یعنی بیماری) میں پایا لہٰذا ہم نے اُس کے کوئی نیک اعمال نہیں لکھے۔ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: میرے بندے کے وہ تمام نیک اعمال لکھو جو وہ دن اور رات میں کرتا تھا اور اِس میں سے کچھ کم نہ کرو جب تک وہ میری قید میں ہے۔(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 4/244، حدیث:75۔ معجم اوسط، 2/11، حدیث:2317)

حضرتِ علّامہ عبدُ الرّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: اللہ پاک جب کسی بندے کو بیماری میں مبتلا فرماتا ہے تو اس کے سبب اُسے گناہوں کی گندگی سے پاک کرتا اور صبر کرنے والوں کا ثواب عنایت فرماتا ہے، جب وہ بندہ پُل صراط پر گزرے گا تو اُسے جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی، کیونکہ وہ پہلے ہی سے گناہوں کی آلودگی سے پاک و صاف ہو چکا ہو گا پھر وہ جنّت میں داخل ہو گا تو اُسے صبر کرنے والوں کے درجات پر بلند کیا جائے گا اور اگر وہ دنیا میں گناہوں کی آلودگی سے پاک و صاف نہیں ہوا ہو گا تو جب قیامت کے دن آئے گا تو جہنّم کی آگ اُس کے انتظار میں ہو گی لہٰذا وہ پُل صراط سے اچانک اُٹھالیا جائے گا تاکہ اُس سے گناہوں کی گندگی دور کی جائے، کیونکہ گناہوں کی آلودگیوں سے پاک و صاف لوگ ہی نیکوں کے گھر اور اللہ پاک کے پڑوس (یعنی جنت) کے لائق ہیں۔(فیض القدیر، 4/402، حدیث:5388)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے تندرست لوگوں کو ترغیب حاصل کرنی چاہئے کہ وہ تندرستی کی حالت میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کی عادت بنائیں، فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کریں، اُٹھتے، بیٹھتے چلتے پھرتے ذکر و دُرود کرتے

www.dawateislami.net

رہیں، فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے رکھنے کی بھی عادت بنائیں۔ الغرض تندرستی کی حالت میں خوب نیکیاں کرتے رہیں گے تو بیماری کے دنوں میں اللہ پاک کی رحمت سے اُن نیکیوں کا ثواب بھی ملتا رہے گا جن کی تندرستی کی حالت میں کرنے کی عادت تھی، مگر اب بیماری کے سبب نہیں کر پا رہا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کیا خوب لکھتے ہیں:

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا ہم مُفلس کیا مُول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص187)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کا زمین میں کوڑا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جسمانی بیماری بندۂ مومن کے حق میں بارہا رحمت ہوا کرتی ہے جس سے اس کے گناہ معاف اور درجے بلند ہوتے ہیں، کئی احادیثِ مبارکہ میں بیماری کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ انبیائے کِرام علیہمُ السّلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، اللہ پاک کے اِن نیک بندوں یعنی انبیائے کرام علیہمُ السّلام، صحابۂ کِرام علیہمُ الرضوان اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی خدمتوں میں اَمراض (یعنی بیماریوں) کی حاضری ان کے درجات کی بلندی کا باعث ہوتی ہے اور ان نیک حضرات کے امراض پر صبر کے واقعات ہم گنہگاروں کے لئے ترغیب کا سبب ہوتے ہیں۔

اللہ پاک کے مَحبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَلْمَرَضُ سَوْطُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یُؤَدِّبُ بِہٖ عِبَادَہٗ یعنی بیماری اللہ پاک کا زمین میں کوڑا (Whip) ہے جس کے ذریعے وہ اپنے بندوں کی اِصلاح فرماتا ہے۔ (جامع صغیر، ص550، حدیث:9194)

حضرت علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: کیونکہ بیماری کے سبب نفسِ اَمّارہ کی آگ بُجھ جاتی ہے اور یہ نفسانی خواہشات کی لذّت کو ختم کرکے رکھ دیتی ہے۔ جس نے اِس بات (یعنی بیماری اللہ پاک کا زمین میں کوڑا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے بندوں کی اِصلاح فرماتا ہے۔) کو یاد کر لیا اُس کیلئے اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہنے کا دروازہ کُھل جاتا ہے۔ (فیض القدیر، 6/346، تحت الحدیث:9194)

جتنی لذّتیں زیادہ اُتنی سختیاں زیادہ

اے عاشقانِ رسول! خوشی ہو یا غمی، بیماری ہو یا تندرستی، ہمیں ہر حال میں اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہئے اور صبر کا ذہن بنانے کے لئے یہ سوچنا چاہئے کہ اگر اِس دُنیاوی مصیبت میں مبتلا کرکے آخِرت میں ملنے والی سزا ابھی دُنیا ہی میں دی جارہی ہے تو خدا کی قسم! بڑے سستے میں چُھوٹ رہے ہیں، کیونکہ آخرت کا عذاب کسی سے برداشت نہیں ہو سکتا اور ہاں! خوشحالی و مالداری کی حالت میں بھی اللہ پاک سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں آخِرت میں ملنے والی نعمتوں کا بدلہ دُنیا میں ہی تو نہیں مل رہا؟ طرح طرح کی لذیذ ڈِشیں کھانے والوں، عالیشان مکانات بنانے والوں اور خوب عیش کی زندگی گُزارنے والوں کو بہت زیادہ ڈرنا چاہئے کہ "منہاجُ العابدین" میں ہے: "موت کی سختیاں زندگی کی لذتوں کے مطابق ہوتی ہیں" تو جس کی یہ لذتیں زیادہ ہوں گی اُس کی وہ سختیاں بھی زیادہ ہوں گی۔ (منہاج العابدین، ص84)

مومنِ کامل کی شان

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! یقیناً ہم یہ فیصلہ نہیں کرسکتے کہ جو کبھی بیمار یا پریشان

www.dawateislami.net

نہیں ہوا وہ اللہ پاک کا ناپسندیدہ ہی ہے یا جس کے پاس دُنیاوی نعمتوں کی کثرت ہے اس کو آخرت کی نعمتوں سے حصہ نہیں ملے گا۔ ہمیں فقط اپنے بارے میں غور و فکر کر کے اپنی آخرت سنوارنے، خُدائے رحمٰن و رحیم اور اس کے پیارے پیارے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو راضی کرنے کی کوششوں میں لگے رہنا چاہئے کہ بس کسی طرح ہمارا پیارا رب ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جائے۔ ہر حال میں اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہنا مومن کی شان ہے۔ مومنِ کامل کے لئے اُس کے ہر معاملے میں غور و فکر اور عبرت کے بے شمار پہلو ہیں، اِن میں غور و فکر کر کے ہر لمحہ گُناہوں سے مکمل طور پر بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

اللہ پاک پارہ 21، سورۃُ الرُّوم، آیت نمبر 36 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَاؕ-وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ(۳۶)﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی بُرائی پہنچے تو اس وقت وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔

اِس آیت کی تفسیر میں ”صراط الجنان“ میں ہے: یعنی جب ہم، لوگوں کو تندرستی اور وُسعتِ رزق (یعنی رزق میں کُشادگی) کا مزہ دیتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور اِس کی وجہ سے اِتراتے (یعنی تکبر کرتے) ہیں اور اگر اُنہیں اُن کی مَعْصِیَت (یعنی نافرمانی) اور اُن کے گناہوں کی وجہ سے کوئی بُرائی پہنچے تو اُس وقت وہ اللہ پاک کی رحمت سے نااُمید ہو جاتے ہیں اور یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے، کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اُسے نعمت ملتی ہے تو وہ شُکر گزاری کرتا ہے اور جب اُسے سختی پہنچتی ہے تو اللہ پاک کی رحمت کا اُمیدوار

www.dawateislami.net

رہتا ہے۔(تفسیر صراط الجنان،پ21،الروم، تحت الآیۃ:36، 7/448 ملخصاً)

جو چاہے جمیلِ رضوی کو تُو عطا کر مختار ہے تُو اور وہ راضی بَرِضا ہے
(قبالۂ بخشش، ص 333)

میرے بھائی! صبر کرو

غمزدوں کے غم دور کرنے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک مرتبہ اپنے ایک اَنصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اُن سے اِرشاد فرمایا: تمہیں کب سے بُخار ہے؟ عرض کیا: یا نبیَّ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! سات راتوں سے۔اِرشاد فرمایا: بیماریوں کا وقت خطاؤں کے وقت کو لے جاتا ہے اور فرمایا: اے میرے بھائی! صبر کرو، تم اپنے گناہوں سے ایسے نکلو گے جیسے اُن میں داخل ہوئے تھے۔
(شعب الایمان، 7/181، حدیث:9925۔فیض القدیر، 4/106، تحت الحدیث:4619)

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
(وسائلِ بخشش، ص432)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مومن اور منافق کی بیماری کا فرق

ہم سب کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مومن جب کسی بیماری میں مبتلا ہو پھر اللہ پاک اُسے اُس مرض (یعنی بیماری) سے شفا دے دے تو یہ بیماری اُس کے پچھلے گناہوں کا کَفّارہ اور مستقبل میں اُس کے لئے نصیحت ہو جاتی ہے اور منافق جب بیمار ہو پھر اُسے عافیت ملے تو وہ اُس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اُس کے مالک نے باندھ کر کھول دیا ہو جو نہیں جانتا کہ اُسے کیوں باندھا گیا اور کیوں چھوڑا گیا۔لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ خدا کی قسم!

www.dawateislami.net

میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ اِرشاد فرمایا: ہم سے دور ہو جا، تو ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں)۔(ابوداوٗد، 3/245، حدیث:3089)

حضرتِ علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: مؤمن بیماری میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ یہ بیماری میرے کسی گناہ کی وجہ سے آئی اور شاید یہ آخری بیماری ہو جس کے بعد موت ہی آئے، اِس لیے اِسے شفا کے ساتھ مغفرت بھی نصیب ہوتی ہے۔ مُنافق غافل یہی سمجھتا ہے کہ فُلاں وجہ سے میں بیمار ہوا تھا اور فلاں دوا (یعنی میڈیسن) سے مجھے آرام ملا، اَسباب میں ایسا پھنسا رہتا ہے کہ مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب (یعنی اللہ پاک) پر نظر ہی نہیں جاتی، نہ توبہ کرتا ہے، نہ اپنے گناہوں میں غور۔

یہ شخص (جس نے یہ کہا: میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا) منافق تھا جس کا کفر پر مرنا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علم میں تھا اِس لیے اِس سختی سے اُسے یہ جواب دیا۔ بعض روایات میں ہے کہ اِس موقعے پر (حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے) یہ بھی فرمایا: کہ جو دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اِسے دیکھ لے۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سراپا اخلاق ہیں، محض بیمار نہ ہونے پر ایسی سختی نہ فرماتے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو رب نے لوگوں کے اچھے بُرے انجام کی خبر دی ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 2/423، 424 ملتقطا)

امام شرفُ الدین حسین بن محمد طیبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب بندۂ مومن بیمار ہوتا ہے اور پھر تندرست ہوتا ہے تو ہوشیار ہو جاتا ہے اور جان لیتا ہے کہ اُس کی بیماری اُس کے پچھلے گناہوں کو دور کرنے کا سبب تھی لہذا وہ شرمندہ ہوتا ہے اور آئندہ گناہوں کی طرف نہیں بڑھتا جس طرح پہلے اُس سے گناہ ہوئے ہوتے تھے، لہٰذا یہ بیماری اُس کے

www.dawateislami.net

پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔(شرح الطیبی علی المشکاۃ المصابیح،3/326، حدیث:1571)

بیماری رحمت ہے

حضرتِ سَہل بن عبدُ اللہ تُستَری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:"جسمانی بیماری رحمت ہے، جبکہ دِل کی بیماری سزا ہے۔"(احیاء العلوم،4/356)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جسمانی بیماریاں باعثِ رحمت اور گُناہوں کی بیماری باعثِ ہلاکت ہے۔یقین مانئے! فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا، رِشوتوں کا لین دین کرنا، سودی و حرام ذرائع سے مال کمانا یا لقمۂ حرام کھانا ایسی بدترین بیماری ہے جو کینسر اور دیگر جان لیوا بیماریوں سے کئی گُنا زیادہ خطرناک(Dangerous)ہے، کیونکہ جسمانی بیماری زیادہ سے زیادہ جان لے گی جبکہ گُناہوں کی بیماری سے ایمان برباد ہو سکتا ہے اور سَر سے لے کر پاؤں تک جسمانی بیماریوں میں مبتلا شخص کُفر کی بیماری میں مبتلا ہونے والے سے بہت کم نقصان میں ہے، کیونکہ کُفر پر مرنے کی صورت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے عذابِ جہنّم کا سامنا ہو گا جو کہ ناقابلِ برداشت ہے۔

ہر وہ تکلیف دِہ چیز جس کا تصور کیا جائے اُس(یعنی اللہ پاک) کے بے انتہا عذاب کا ایک ادنیٰ(یعنی معمولی)حصہ ہے۔مَثَلاً کسی آلے سے زندہ انسان کے ناخن کھینچ لینا، کسی پر چھریوں یا لاٹھیوں سے ضربیں لگانا، کسی کے اُوپر وزن دار گاڑی چلا کر اُس کی ہڈیاں چکنا چور کر دینا، کسی کے سر کے بال پکڑ کر اُس کے کھلے منہ میں بندوق کی گولی چلا دینا، اَعضا کاٹ کر نمک مرچ چھڑکنا، زندہ کھال اُدھیڑنا، بغیر بے ہوش کیے آپریشن کرنا، یا مختلف بیماریوں کی تکالیف مَثَلاً سر درد، بخار، پیٹ کا درد یا خطرناک بیماریاں مَثَلاً دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک)،

سرطان (کینسر)، گردے کی پتھری کا درد، خارش، شدید گھبراہٹ وغیرہ وغیرہ جو بھی اَمراض یا مصائب و آلامِ دُنیوی جن کا تصور ممکن ہے وہ جہنّم کی تکلیفوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ بِالفرض دُنیا کی ساری بیماریاں اور مصیبتیں کسی ایک شخص پر جمع ہو جائیں تب بھی جہنّم کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر نہیں ہو سکتیں۔ (فیضانِ نماز، ص454)

ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایک لمحے کے کروڑویں حصے کے لئے بھی کُفر کی بیماری میں مبتلا نہ فرمائے بلکہ ہمیں گُناہوں کی بیماری سے بھی محفوظ فرمائے، کیونکہ گُناہ کُفر کے قاصد ہیں۔ نَسْئَلُ اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ یعنی ہم اللہ پاک سے معافی و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

ہر گُنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ نیک خصلت بنا مجھ کو مولیٰ
تجھ کو رَمضان کا واسطہ ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص135)

بیمار ہوئے بغیر موت

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانے (یعنی ظاہری حیاتِ مبارکہ) میں ایک صاحب فوت ہوئے تو کسی نے کہا: اُسے مبارک ہو کہ وہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے بغیر فوت ہو گیا تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (یہ سُن کر) اِرشاد فرمایا: تم پر افسوس ہے، تمہیں کیا خبر کہ اگر اللہ پاک اُسے کسی مرض میں مبتلا فرماتا تو اِس کے سبب اس کے گُناہ مِٹا دیتا۔ (موطا امام مالک، 2/430، حدیث: 1801)

”مِراٰۃ“ میں ہے: یہ قائل (یعنی مبارکباد دینے والے) سمجھتے تھے کہ بیماریاں رَب کی پکڑ ہیں اور تندرست رہنا اُس کی رحمت، اِس لیے بطور مبارکباد یہ عرض کیا، اِسی خیال پر حضور

www.dawateislami.net

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ناراضی کا اظہار فرمایا، یعنی مومن کی بیماری خصوصاً بیماریٔ موت (یعنی وہ مرض جس میں انسان کی موت واقع ہو جائے، وہ) بھی اللہ پاک کی رَحمت ہے کہ اِس کی برکت سے اللہ پاک گناہ معاف کرتا ہے۔ نیز بندہ توبہ وغیرہ کرکے پاک وصاف ہو جاتا ہے، لہٰذا بیمار ہو کر مرنا بہتر۔(مراٰۃ المناجیح، 2/428)

حدیثِ پاک میں ہے: بے شک اللہ پاک اپنے مومن بندے کو بیماری میں مبتلا فرماتا ہے یہاں تک کہ اُس کے سارے گناہ مٹا دیتا ہے۔(شعب الایمان، 7/166، حدیث:9863)

بیماری گناہوں کو مٹا دیتی ہے

مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: سَاعَاتُ الْاَذٰی یُذْهِبْنَ سَاعَاتِ الْخَطَایَا یعنی مصیبتوں اور بیماریوں کا وقت بندے کی خطاؤں کا کفّارہ بن جاتا ہے۔(شعب الایمان، 7/181، حدیث:9926) ایک اور روایت میں ہے: دُنیا میں بیماریوں، غموں کا وقت آخرت میں تکلیف کے وقت کو دور کر دیتا ہے۔(یعنی دُنیا میں انسان کو جو مصائب و تکالیف پہنچتی ہیں وہ آخرت کے ہولناک اور تکلیف دہ حالات سے نجات کا سبب بن جائیں گی)۔(فیض القدیر، 4/106، تحت الحدیث:4617)

بیماری کی فضیلت

شَرحُ الزُّرقانی میں ہے: گُناہوں سے معصوم (یعنی انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام) کے علاوہ لوگوں کا بُرائیوں میں مبتلا ہونے سے بچنے کا اِمکان بہت کم ہے لہٰذا اُن کی بیماری اُن کے گُناہوں کو مِٹانے والی ہے یا اُن کے درجات بلند کرنے والی ہے اور نفس کے جوش کو توڑنے والی ہے۔(شرح الزرقانی علی الموطا، 4/441، حدیث:1817)

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بیماری جب گُناہوں کی سواری اور اللہ پاک کی

www.dawateislami.net

نافرمانی کے آگے رُکاوٹ بنے تو اِس سے بہتر اور کیا بات ہو گی۔(احیاء العلوم،4/357)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بیماری کے فضائل پڑھ یا سن کر بیماری کی تمنا کرنے کے بجائے اپنے ربِّ کریم سے عافیت ہی کا سوال کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ ہم اللہ پاک کے بڑے کمزور بندے ہیں۔ لہٰذا ہم اللہ پاک سے دُنیا میں بھی عافیت، موت کے وقت بھی عافیت اور قبر و حشر میں بھی عافیت، عافیت اور بس عافیت ہی کا سوال کرتے ہیں۔

عَطا کر عافیت تو نَزْع و قَبْر و حَشْر میں یارب وسیلہ فاطِمہ زَہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص98)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ موت کی یاد کس چیز سے آتی ہے؟

بیماری آنے پر خوفِ خدا سے اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگنی چاہیے، کیونکہ کبھی بیماری دُنیا سے چلے جانے کا سبب بھی بن جاتی ہے، آئے دِن ہزاروں مریضوں کے انتقالات کی خبریں آتی ہی رہتی ہیں۔ حضرتِ شیخ ابو طالب مکّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مریض کو چاہیے کہ حَالَتِ مَرَض میں توبہ کرے، اپنے گناہوں پر دُکھ کا اِظْہار کرے، کَثْرَت سے اِسْتِغفار کرے، اللہ پاک کا ذِکْر کرے، اُمّیدوں کو کم کرے اور موت کو بَہُت زیادہ یاد رکھے۔ مزید فرماتے ہیں: سب سے زیادہ جو چیز موت کی یاد دِلاتی ہے اور جس کی آمد پر موت کی توقع کی جاتی ہے وہ ”اَمراض“ ہیں۔(قوت القلوب(مترجم)،2/704 ملتقطا)

ایک کے بعد دوسری بار بیمار ہو اور توبہ نہ کرے تو۔۔۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ جب بندہ دو مرتبہ بیمار ہو جائے اور توبہ نہ کرے تو ملک الموت علیہ السّلام (یعنی روح قبض کرنے والا فرشتہ) اُس سے فرماتے ہیں: ”اے غافل شخص!

www.dawateislami.net

میری جانب سے تیرے پاس ایک کے بعد ایک قاصد آیا لیکن تو نے کوئی جواب نہ دیا۔"

(احیاء العلوم، 358/4)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بھوکا رہنے کی وجہ

حضرتِ بایزید بِسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: آپ بھوکا رہنے پہ اِتنا زور کیوں دیتے ہیں؟ اِرشاد فرمایا: اگر فرعون بھوکا ہوتا تو کبھی خُدائی کا دعویٰ نہ کرتا اور اگر قارون بھوکا ہوتا تو کبھی سَرکشی و نافرمانی نہ کرتا۔ (کشف المحجوب، ص390)

فرعون کا جواب اس کے منہ پر

"تفسیرِ صاوی" میں ایک ایمان افروز واقعہ ہے کہ جب فرعون تختِ سلطنت پر بیٹھ کر خدائی کا دعویٰ کرتا تھا تو ایک بار حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام آدمی کی شکل میں اُس کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ بادشاہ اُس غلام کے بارے میں کیا کہتا ہے جو اپنے مولیٰ کے دیئے ہوئے مال اور اُس کی نعمتوں میں پلا بڑھا پھر اُس نے اپنے مولیٰ کی ناشکری کی اور اُس کے حقوق کا انکار کرتے ہوئے خود خدائی کا دعویٰ کرنے لگا تو فرعون نے اُس کا جواب یہ لکھا کہ "ایسا غلام جو اپنے مولیٰ کی ناشکری کر کے اپنے مولیٰ کا نافرمان ہو گیا اُس کی سزا یہ ہے کہ اُسے دریا میں غرق کر دیا جائے" چنانچہ جب فرعون اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کا پیچھا کرتے ہوئے دریا کے بیچ میں پہنچا اور دریا آپس میں مل گیا تو فرعون کے ڈوبتے وقت حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے فرعون کو اسی کا دستخط (Signature) کیا ہوا وہ جواب دکھایا اور پھر وہ دریائے نیل میں غرق ہو گیا۔

(تفسیر صاوی، پ11، یونس، تحت الآیۃ:90، 891/3 ملخصا)

www.dawateislami.net

مُفسِّرین کرام رحمۃ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: اللہ پاک نے فرعون کو مَرے ہوئے بیل (Bull) کی طرح دَریا کے کنارے پر پھینک دیا تاکہ وہ زندہ بچ جانے والے بنی اسرائیل اور دیگر لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے اور اُن پر یہ بات واضح ہو جائے کہ جو شخص ظالم ہو اور اللہ پاک کی بارگاہ میں تکبُّر کرتا ہو اُس کی پکڑ اِس طرح ہوتی ہے کہ اُسے ذِلت ورُسوائی کی کھائی میں پھینک دیا جاتا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/ 71)

400 سال سے زائد عمر پانے والا بادشاہ

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! مصر کے بادشاہوں کا لقب (Title) فرعون ہوا کرتا تھا۔ حضرت سیدنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کے زمانے کے فرعون کا نام "وَلید بن مُصْعَب بن رَیّان" تھا یہ بدبخت نہایت ہی ظالم اور سرکش تھا اور اپنے آپ کو خُدا کہتا تھا، اِس کی عمر چار سو سال سے زیادہ ہوئی۔ (تفسیر صراط الجنان، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 49، 1/ 122 ملخصاً) کہتے ہیں: فرعون دِن بھر خُدائی کا دعویٰ کرتا اور رات کو دُعا وزاری (یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں رونے) میں مشغول رہتا اِسی سبب سے اُس کا رُعب و دبدبہ اور سلطنت و حکومت (لمبی) مدت تک قائم رہی۔ (فضائل دعا، ص 104 ملخصا)

فرعون کی محرومی

حضرتِ بی بی آسیہ رضی اللہُ عنہا نے (جو کہ فرعون کی بیوی تھیں) جب دَریا میں بہتے ہوئے ایک صندوق (Box) کو دیکھا اور اُس میں چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے بچے پر نظر پڑی جو حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام تھے تو فرعون سے کہا: ﴿ قُرَّتُ عَیۡنٍ لِّیۡ وَ لَكَ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ﴾ (پ20، القصص: 9) "ترجَمۂ کنزالعرفان: یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اِسے قتل نہ کرو۔"

www.dawateislami.net

تو فرعون نے کہا: تمہارے لئے ٹھنڈک ہوگی، مجھے اِس کی کوئی ضرورت نہیں۔(الکامل فی التاریخ، 1/132) اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: خدا کی قسم! اگر فرعون بھی اِس بات کا اِقرار کرلیتا کہ یہ بچہ میرے لئے بھی ٹھنڈک ہو جیسا کہ حضرتِ بی بی آسیہ (رضی اللہُ عنہا) نے اپنے لئے فرمایا تو ضرور اللہ پاک اُسے ہدایت عطا فرمادیتا جیسے حضرت آسیہ (رضی اللہُ عنہا) کو ہدایت عطا فرمائی۔(سنن الکبریٰ للنسائی، 6/397، حدیث:11326)

سارا مِصر غلام کو دے دیا

خلیفہ ہارونُ الرّشید رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب پارہ 25 سورۃُ الزُّخرف، آیت نمبر: 51 کی تلاوت کی:

وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾

ترجَمۂ کنز العرفان: اور فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کر کے کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت میری نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہتی ہیں؟ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟

تو مِصر کی حکومت پر فرعون کا غرور یاد کیا تو فرمایا: میں وہ "مِصر" اپنے ایک چھوٹے سے غلام کو دے دوں گا، چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ملکِ مصر اپنے غلام "خَصِیب" کو دے دیا جو آپ کو وُضو کرواتا تھا۔(تفسیر نسفی، پ 25، الزخرف، تحت الآیۃ: 51، ص 1103) اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

فِرعون کے خُدائی کا دعویٰ کرنے کی ایک وجہ

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ فرعون نے خُدائی کا دعویٰ کیوں کیا؟ منقول ہے کہ فرعون نے اپنی چار سو سال کی عمر میں سے تین سو بیس سال اِس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اِس مدّت میں کبھی دَرد یا بخار یا بھوک میں مبتلا نہیں ہوا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ9، الاعراف، تحت الآیۃ:130، ص312)

"احیاء العلوم" میں ہے ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "فرعون کے خُدائی کا دعویٰ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ طویل عرصہ تک صحت مند رہا کہ 400 سال گزر گئے مگر اُس کے سر میں نہ درد (Pain) ہوا نہ کبھی بخار (Fever) ہوا اور نہ ہی کبھی کسی رَگ میں تکلیف ہوئی، اگر اُسے کسی دِن آدھے سر میں بھی درد ہو جاتا تو خدائی کا دعویٰ کرنا تو دور کی بات، فضول کاموں سے ہی جان چُھڑا لیتا۔ (احیاءالعلوم، 4/357)

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے غافل شخص

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! واقعی صحت کی نعمت اور دولت کی کثرت بہت سارے لوگوں کو گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ لہٰذا جو خوب جاندار یا مالدار یا صاحبِ اقتدار ہو اُس کو خدائے عَلیم و خَبِیر کی خُفیہ تدبیر سے ڈرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جیسا کہ عظیم تابعی بُزرگ حضرت حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص پر اللہ پاک دُنیا میں (روزی میں خوب کثرت، فرمانبردار اَولاد کی نعمت، مال و دولت، اچھی صحت، منصب، وَجاہت، عہدۂ وزارت یا صدارت یا حکومت وغیرہ کے ذریعے) فراخی کرے مگر اُسے یہ خوف نہ ہو کہ کہیں یہ آسائشیں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر تو نہیں، ایسا شخص اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے غافل ہے۔

www.dawateislami.net

(تنبیہ المغترین، ص128)

دولتیں ایسی نعمتیں اتنی بے غرض تُو نے کیں عطا یارب
دے کے لیتے نہیں کریم کبھی جو دِیا جس کو دے دِیا یارب
تو کریم اور کریم بھی ایسا کہ نہیں جس کا دُوسرا یارب
ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے وہ بھی تیرا دِیا ہوا یارب
ہو گا دنیا میں قبر و محشر میں مجھ سے اچھا معاملہ یارب

(ذوقِ نعت، ص85)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ ہر ایک کو بِلاوجہ اپنی بیماری بتاتے پھرتے ہیں بلکہ اَب تو سوشل میڈیا کا دور ہے، اسپتال میں اپنے ایڈمٹ ہونے یا مختلف طرزِ علاج کی تصویر وائرل کرتے ہیں حالانکہ حتَّی الْاِمکان اپنے مرض کو چھپانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ بارہا دنیا بھر کو اپنے بیمار ہونے کا بتانے یا دعا کا کہنے والا تمام امراض سے شفا دینے والے "شَافِيُ الْاَمْرَاض" اللہ پاک کی بارگاہ میں شفایابی کا سوال کیوں نہیں کرتا؟

مصیبت کے وقت اللہ پاک سے رجوع کیجئے

حدیثِ قُدسی میں ہے: اللہ پاک فرماتا ہے جب میرا کوئی بندہ مصائب میں مجھ سے سوال کرتا ہے میں اُسے مانگنے سے پہلے دے دیتا ہوں اور اس کی دُعا کو مقبول کرلیتا ہوں، اور جو بندہ مصائب کے وقت مجھے چھوڑ کر میری مخلوق سے مدد مانگتا ہے میں اس پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص14)

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

کانٹا چبھنے پر بھی اجر

حضرتِ ابو سعید خُدری اور حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہما نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”مسلمان کو تھکاوٹ، بیماری، غم، تکلیف وغیرہ حتّٰی کہ کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ پاک اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

(بخاری، 4/3، حدیث:5441)

فَتْحُ الْبارِی شرح بخاری میں ہے: اِمَام قَرَافِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”یقیناً مصائب و آلام گناہوں کا کفارہ ہیں، چاہے ان کے ساتھ بندے کی رضا ملی ہوئی ہو یا نہ ہو۔ ہاں مصائب پر راضی رہنے کی صورت میں یہ مصائب بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں جبکہ بغیر رضا کے کم گناہوں کا کفارہ۔ تحقیق یہ ہے کہ مصیبت جتنی بڑی ہو گی اتنے ہی بڑے گناہوں کا کفارہ ہو گی اگر بندہ مصیبت پر راضی رہے تو اس پر بھی اُسے (الگ) اجر دیا جائے گا۔ اگر مصیبت زدہ پر کوئی گناہ نہ ہو تو اسے اس کے بدلے اتنا ثواب دے دیا جائے گا۔

(فتح الباری، 11/90، تحت الحدیث:5641)

تکلیفیں گناہ جھاڑ دیتی ہیں

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اُسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے اتنے پتّے گر گئے جتنے اللہ پاک نے چاہے۔ پھر فرمایا: تکلیفیں اور مصیبتیں میرے اِس درخت کے پتوں کو گرانے سے بھی تیزی سے آدمی کے گناہوں کو گرا دیتی ہیں۔ (شعب الایمان، 7/166، حدیث:9864)

978-969-722-428-9
01082382

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net